بسم اللہ الرحمن الرحیم

حزب التحریر کی طرف سے قبل الآخر پکار
مسلم امت کی جانب۔۔۔اور بالخصوص امت میں سے اہلِ قوت کی جانب ۔۔

تمام تعریفیں اللہ کیلئے اور صلاۃ وسلام ہو اللہ کے نبی ﷺ پر، آپ کی آل اور اصحاب پر اور ہر اس شخص پر جس نے آپ کی پیروی کی۔

محترم بھائیو! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ،

ہم رمضان کے اِس بابرکت مہینے میں آپ سے مخاطب ہیں، اِس مقدس مہینے میں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ﴾"ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق وباطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں" (البقرہ:185) اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ نے اس حدیثِ قدسی میں فرمایا جسے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا،«قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ...»"ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لیئے ہے سوائے روزے کے۔ روزہ میرے لیئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا"(بخاری)۔ ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ»"جب رمضان شروع ہوتا ہے ، جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں،اور جہنم کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے"(مسلم)۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کے وہ آپ کے دلوں کو کھولے اور آپکی سماعت ہماری اس دعوت کی طرف متوجہ ہو، تاکہ آپ اُن لوگوں میں شامل ہوسکیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ " جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں "(الزُمر۔۱۸)

معزز بھائیو!بلاشبہ آپ دیکھ رہے ہیں جو کچھ اِس اُمت پر گزر چکا ہے اور جو اب بھی گزر رہا ہے۔کافر استعماری ریاستیں ہم پر ایسے ٹوٹ پڑی ہیں جیسے کتے اپنے شکار پر ٹوٹتے ہیں۔ ہماری زمینیں آج ہر لالچی ذی روح کی حوس کا نشانہ بنی ہوئی ہیں اور ہر بدنیت شخص اِن کا استحصال کرنے میں لگا ہوا ہے۔ یہ اس طرح تقسیم ہو گئی ہیں کہ اِن کو یکجا کرنے کی کوئی چیز موجود نہیں۔ بلا خوف و خطر ہمارا خون بہایا جارہا ہے،ہمارے وسائل لوٹے جارہے ہیں اور ہماری زمینوں پر ہر طرف سے حملے کئے جارہے ہیں یہاں تک کے اس امت کے دل پر بھی۔یہود نے فلسطین کی مقدس سر زمین پر قبضہ کرلیا، اسراءومعراج کی سرزمین اور ہمارا قبلہِ اول۔ انہوں نے اس سرزمین میں اپنے لئےایک ریاست قائم کی جس کے نتیجے میں وہاں فساد پھیلا ۔انہوں نے وہا ں کے لوگوں کوبے دخل کر دیا، اُن سے اُن کے گھر چھینے اور چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا۔اُنہوں نے خون بہایا اور قتل کئے اور مسلسل زمین کو اپنے ظلم اور فساد سے بھرے جا رہے ہیں۔ امریکہ نے بھی خون بہایا اور عراق اور افغانستان کی سرزمین کو تباہ ہ و برباد کردیا۔اِ س نے ہر سرزمین میں ہمارے خلاف سازشیں کیں، سوڈان کو توڑ دیا، مشرقی تیمور کو انڈونیشیا سے علیحدہ کردیا، یونان کے قبرص کے زیادہ تر حصے پر قبضے میں معاونت کی اوراس کے علاوہ بھی بہت کچھ۔اس سب میں برطانیہ بھی اُس کے ساتھ شریکِ جرم رہا۔ جہاں وہ بذاتِ خود قتل وغارت گری کے قابل ہوتا تو کوئی کسَر نہ چھوڑتا اور جہاں وہ خود کو اس قابل نہ سمجھتا تو امریکہ کے ساتھ مل کر اس جرم میں شریک ہو جاتا، کہیں اُس کے شانہ بہ شانہ اور کہیں اس کے پیچھے چھپ کر۔وہ افغانستان، عراق اور لیبیا کے قتلِ عام میں شریک رہا۔ فرانس نے بھی مسلمانوں کے قتلِ عام میں اِن ہی کی پیروی کی، کہیں اِن کی صفوں میں شامل ہو کر اور کہیں اِ ن سے علیحدہ ہو کر اکیلے میں جیسا کہ وسطی افریقہ میں۔پھر روس ہے جس نے کریمیا،قفقاز، چیچنیا اور تاتارستان میں قتلِ عام کیا؛ چین اور اس کی ترکستان میں اسلام دشمن کاروائیاں؛ بھارت جہاں کشمیر میں ہندوؤں نے

قتلِ عام اور اندوہناک جرائم ڈھا کر مسلمانوں پر حکومت کی؛یہاں تک کے اب تو چھوٹی ریاستیں بھی مسلمانوں کے قتلِ عام میں ملوث ہیں جیسا کہ برما جس نے بُدھ مت کے پیروکاروں کو مسلمانوں پر آزاد چھوڑ دیاجو کھلے عام مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں اور اُن کے تقدس کو پامال کررہے ہیں۔یہ اُس میں سے کچھ ہے جو مسلمانوں پر گزر رہی ہے۔

اس خون کے بہانے میں کافر استعمار اکیلے نہیں بلکہ ہمارے درمیان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو اُن کے ایجنٹ اور آلہ کار بنے ہوئے ہیں ، جو آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے کا خون بہاتے ہیں۔ کچھ ناسمجھ مسلمان اس میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کے وہ خیر میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ لہذا وہ شام میں اس طرح ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں جیسے کے بدترین دشمن آپس میں لڑتے ہیں۔ اسی طرح وہ عراق میں بھی ایسے لڑ رہے ہیں جیسے اسلام سے قبل جاہلیت کے دور میں ہوں۔اور اسی طرح لیبیا اور یمن میں ہورہا ہے اور کچھ کم پیمانے پر مصر اور تیونس میں بھی۔ان علاقوں میں ہونے والی اِن پُر تشددکاروایوں میں ہولناک جرائم دیکھے گئے ، ایسے جرائم جن کی مثال پہلے کبھی بھی ہونے والی مسلمانوں کی آپس کی لڑائی میں نہیں ملتی۔یہ اُس میں سے کچھ ہے جو مسلمانوں پر گزر رہی ہے۔

کافر استعمار یا دوسرے مسلمانوں کے ہاتھوں ہونے والے یہ حملے ہی صرف مسلمانوں کے جسم کو تار تار نہیں کررہے بلکہ اِن کے علاوہ وہ حملے بھی ہیں جو جسم کو تو زخمی نہیں کرتے مگر دل و دماغ کو چھلنی کر دیتے ہیں۔ کافر استعمار دھوکہ دہی، سازشی منصوبوں اور متعدد فریبی اسالیب کو اختیار کرتے ہوئے خلافت کی دعوت اور اس کے حاملین کو نشانہ بنانے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار رلا رہے ہیں۔ کبھی تو وہ خود یہ عمل سر انجام دیتے ہیں اور کبھی اپنے ایجنٹوں کے ذریعےیہ کام کرتے ہیں۔ جب وہ، خلافت کی دعوت کے حاملین کو زیر کرنے اور اُمت کو خلافت سے دور کرنے کی اِن کوششوں میں ناکام ہو گئے ، تو خودکچھ مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے اوروہ کام جو کافر استعمار بھی نہ کرسکے اس کو کرنے کا بیڑا اٹھا لیا ۔ اُنھوں نے کانفرنس پر کانفرنس منعقد کی تاکہ اُمت کو یہ دھوکا دےسکیں کہ خلافت کا تصور ایک تاریخی حقیقت تو ہے مگر کوئی شرعی فریضہ نہیں۔خلافت کے تصور کے خلاف جنگ میں کچھ تو اور بھی آگے بڑھ گئے،اور اس کے نام پر مظالم ڈھاکر اور جرائم کر کے ، اِس کے نام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ۔اُنھوں نے خلافت کا مصنوعی دعوہ کیا اور پھر خلافت کے نام پر انہوں نے ایسے کام کئے جن کا تصور کرنا بھی انسانی ذہن کے لئے محال ہےاور یوں انہوں نے استعماری کفاراور اسلام دشمنوں کی راہ مزید ہموار کردی کہ وہ اِن جرائم کو استعمال کرتے ہوئےانہیں بڑھا چڑھا کر دکھائیں تا کہ یہ تاثر دیا جائے کہ خلافت صرف ظلم و جبر اور جرائم ہی کا نام ہے۔اِس سب سے وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ خلافت سے نفرت کریں اور اس سے دستبردار ہوجائیں، اور اُن کے اذہان میں خلافت کا ایک شاندار، روشن اور مثبت تصور ختم کرکے اس کی جگہ جبر اور تاریکی پر مبنی منفی تصوربنادیا جائے۔پس آج مسلمانوں کی حالت انتہائی تاریک ہے،اوریہ صرف کافر استعمار کے اعمال کانتیجہ نہیں بلکہ اس جرم میں وہ بھی شامل ہیں جواُن کے ساتھ شریک ہوئےاور وہ بھی جو اُن سے بھی آگے نکل گئے،وہ جو خود کو اسلام سے جوڑتے ہیں مگرانہوں نے صرف اِس کو نقصان ہی پہنچایا، چاہےاسلام کے خلاف نعرہ لگا کر یا اِس کا نام لے کر!

اے مسلمانو۔۔۔اور بالخصوص اے اہلِ قوت!

ہماری صورتحال نے ہمیں عربوں کے زمانہ جہالت کے دور کی یاددلادی ہے، جہاں وہ ایک اونٹ پر چالیس سال تک آپس میں لڑتے تھے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے تھےاور اپنے ہاتھوں سے بنے لکڑی اور پتھر کے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔یہاں تک کے کبھی کھجور سے بُت بناتے اور جب بھوک لگتی تو اُسی کو کھا لیتے! وہ دنیاسے بے خبر، صحراؤں میں وقت ضائع کرتے پھرتے تھے۔انسانیت کیلئے عظیم مقاصد کو اپنانا تو دور کی بات وہ اپنے اہل واعیال اور اردگرد کے لوگوں تک کی کچھ فکر نہ کرتے تھے۔جہاں تک اُن کا تعلق ہے جو شہروں میں رہتے، وہ اپنی وفاداریاں اُس دور کی عظیم قوتوں سے وابستہ کرتے۔ جیسا کہ عراق میں بنو لخم فارس کا حلیف تھا اور شام کے غسانی روم کے حلیف تھے۔ جب روم اور فارس آپس میں ایک دوسرے کو تنگ کرتے تو لخمی اور غسانی بھی آپس میں جنگ کرتے۔یہ تھی اُس وقت عربوں کی حالت چاہے وہ ریگستانوں میں ہوں یا شہروں میں۔۔۔سوائے مکہ کے جسے اللہ نے محفوظ رکھااِس کے باوجود کہ اُس میں اتنے بُت موجود تھے جتنے سال میں دن ہوتے ہیں۔

یہ تھادورِ جاہلیت میں صحرائی عربوں کا حال،جو بغیر کسی قابلِ وقعت وجہ کے، تنگ نظری پر مبنی قبائلی وجوہات کی بنا پر ایک دوسرے کو قتل کرتے اور آپس میں لڑتے تھے۔ جہاں تک اُن عربوں کا تعلق تھا جو شہروں میں رہتے تھے، تو وہ بھی کئی بارآپس میں لڑتے ، اپنے مفادات کے لئے نہیں بلکہ اُس وقت کی بڑی طاقتوں کے مفادات کے لئے۔ وہ تقسیم شدہ تھے اور کوئی شہ اُن کو یکجا کرنے پر قادر نہ تھی اور نہ ہی کوئی ایسی وجہ تھی جواُن کو اپنے آپ کو تباہ کرنے سے روک سکتی۔اُن کی وہ حالت ہماری آج کی صورتحال سے مطابقت رکھتی ہے یا ہم یوں کہہ لیں کے ہماری آج کی حالت اُن کے گزرے ہوئے کل جیسی ہے۔ اِس سب کے باوجود اُن کے حکمرانوں اورقبائلی سرداروں میں غیرت اور شرم موجود تھی، وہ دو چیزیں جو آج مسلم علاقوں کی قیادتوں اور حکمرانوں میں سرے سے ناپید ہیں ۔ اِس کا ایک ثبوت تو وہ واقعہ ہے جس میں مشرکینِ قریش نے چالیس آدمی رسول اللہﷺ کو شہید کرنے کیلئے بھیجے تھے۔ وہ رات کے وقت اللہ کے نبی ﷺ کے گھر کے باہر پہنچے تو دروازہ بند پایا۔ وہ وہیں باہر محاصرہ کئے کھڑے ہوگئے کہ آپ ﷺ دروازہ کھولیں تو وہ آپ ﷺ کوشہید کردیں کیونکہ اُن کی غیرت نے اُنہیں گھر میں زبردستی بزورِ طاقت دھاوابولنے سے روکے رکھا۔ اوراُن کی حیاء نے اُنہیں اُس وقت گھر میں داخل ہونے سے روکے رکھا جب گھر والے سورہے تھے۔ جہاں تک آج کے حکمرانوں اور اُن کے جاسوسوں کا تعلق ہے تو وہ تحریم اور تکریم کی تمام اقدار سے عاری ہیں۔ وہ گھروں میں، بغیر جھجکے، بلا اجازت اور بنا دستک دئے چھاپے مارتے ہیں ۔وہ عورتوں اور بچوں کو حراساں کرتے ہیں اور اُن کو اپنے پیروں تلے روندتے ہیں جب وہ نیند میں سورہے ہوتے ہیں۔ ایسا اِس وجہ سے ہے کہ یہ حکمران اور اُن کے جاسوس تمام غیرت اور شرم و حیاء کھو چکے ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے سچ فرمایا: «... إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ» "اگر تم میں شرم نہیں تو پھر جو چاہے کرو"(بخاری)

اے مسلمانو۔۔۔اور بالخصوص اے اہلِ قوت!

اللہ کے نبیﷺ اسلام کے ساتھ بھیجے گئے جس کے ذریعے انہوں نے عربوں کو جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکال کر نشاۃ ثانیہ کے راستے پر گامزن کیا۔ آپﷺ نے اُنہیں زوال سے نکال کر ترقی دی، اُنہیں کھڑا کیا جبکہ وہ ساقط بیٹھے تھے اور خوابِ غفلت سے اُٹھا کر بیدار کیا ۔ وہ اللہ کے راستے کے مجاہد بنے اور جہاں کہیں بھی گئے اللہ کے پیغام کے ذریعے خوشحالی اور انصاف پھیلایا ۔ آپﷺ نے اس کام کیلئے سب سے پہلے دارلارقم ابن ارقم میں اُن لوگوں پر مشتمل جماعت بنائی جو ایمان لاچکے تھے۔ کچھ سالوں بعد، آپﷺ نے اس جماعت کا معاشرے میں اعلان کیا اور اس جماعت نے معاشرے میں تفاعل کا آغاز کیا، سیاسی اور فکری جدوجہد کے ذریعے حق کوکھول کر بیان کیا اوراللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہیں کیا ۔ انہوں نے دعوت کے راستے میں حائل ہر مشکل پر صبر کیا، ہر رکاوٹ کاٹ کر مقابلہ کیا اور ارادوں میں کسی قسم کی کمزوری نہ آنے دی۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ وہ سال آگیا جسے 'غم کا سال' کہا جاتا ہے کیونکہ اس سال آپﷺ کے چچا ابو طالب جو آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے انتقال کرگئے اور آپﷺ کی اہلیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، مومنین کی ماں ،جو آپ کی اس دعوت میں معاون تھیں، رفیقِ حقیقی سے جا ملیں ۔ غم کے اِس سال جو نبوت کا دسواں سال تھا اللہ سبحانہُ و تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو دواعزازات سے نوازا جس سے اللہ سبحانہُ و تعالیٰ نے اُن کو دنیا اور آخرت دونوں میں عزت بخشی۔ پہلا اعزاز اسراء و معراج کا تھا، جس میں آپﷺ کو رات میں مسجدِ الحرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور پھر وہاں سے بلند ترین آسمانوں تک لے جایا گیا جہاں اللہ سبحانہُ و تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وہ نازل کیا جو اللہ سبحانہُ وتعالیٰ اپنے پسندیدہ بندےﷺ پر نازل کرنا چاہتا تھا۔ دوسرا معاملہ نبی ﷺ کو نصرۃ طلب کرنے کی اجازت دینے کا معاملہ تھا، جو بیعت العقبہ ثانی کے وقت انجام کو پہنچا ، وہ بیعت جو نصرۃ کی تھی ، وہ بیعت جو حکمرانی کی تھی۔ یہ نبوت کے تیرہویں سال ذوالحجہ کی بات ہے۔اس کے بعد، اللہ کے نبی ﷺ نے پہلے ہجری سال کے ربیع الاول میں مدینہ ہجرت کی جہاں اسلامی ریاست کو قائم کیا اور اسلام اور مسلمانوں کو عزت و قوت عطا کی۔ یہ ایسا تاریخ ساز واقعہ تھا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمانوں کا اپنا کیلنڈر شروع کرنے کا ارادہ ہوا اور اس مقصد کے حل کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہُ نے مسلمانوں کو اکٹھا کیا، تو

اُنہوں نے اِسی دن یعنی ہجرت اور ریاست کے قیام کے تاریخ ساز دن کو اسلامی کیلنڈر کے آغاز کا دن ٹھہرایا۔اس طرح اسلامی ریاست کا قیام ہوا۔اسلام نے جزیرہ نما عرب اور اس کے گرد و نواح کو اپنے نور سے منور کیا۔ پھر خلافتِ راشدہ کا زمانہ آیا اور پھر اُن کے بعد آنے والے خلفاء کا۔ وسیع و عریض علاقے فتح ہوئے، خیر کو دنیا کے کئی حصوں میں پھیلایا گیا،مشرق سے لیکر مغرب تک، انڈونیشیا سے بحر اوقیانوس تک۔ اگر مجاہدین اُس وقت جانتے کے بحر اوقیانوس سے آگے بھی زمین ہے تو وہ اُن زمینوں پر بھی لنگر انداز ہوتے، ان کو فتح کرتے اور وہاں بھی خیر کو پھیلاتے۔جب عقبہ ابنِ نافع اپنے گھوڑے پر سوار، بحر اوقیانوس کے ساحل پر پہنچے تو بولے۔ **"اے اللہ،اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس سمندر سے آگے کوئی سرزمین موجود ہے تو میں اس کو سر کرنے کے لئے چل پڑتا"**۔اور ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ وہ اپنے گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے سمندر کے اندر لے گئے یہاں تک کے پانی اُن کی گردن تک آگیا اور تب وہ بولے، **"اے اللہ، میں تجھے اپنا گواہ بناتا ہوں کہ میں اس سمندر کو پار نہیں کر سکتا۔اگر میرے پاس اس سمندر کو پار کرنے کا کوئی ذریعہ ہوتا تو میں ضرور ایسا کر لیتا"**۔

مسلمانوں کی طاقت اور عظمت کا یہ سلسلہ یوں ہی برقرار رہا۔کافروں نے اس بات کا ادراک کر لیا کہ مسلمانوں کی طاقت کی بنیادی وجہ ریاستِ خلافت میں اسلام سے حکمرانی کرنا ہے، العقاب کے جھنڈے کے سائے میں جو کہ لا إله إلا الله محمد رسول الله کا جھنڈا ہے،پس انہوں نے اپنی تمام تر قوت اُس ریاست کو منہدم کرنے پر صرف کر دی۔ ۔ برطانیہ اس وقت کی کفریہ ریاستوں کی سرغنہ ریاست تھی اور اُس نے 18ویں صدی کے شروع ہی سے اس مقصد پر کام کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ 20ویں صدی کے پہلے چوتھائی حصے میں وہ خلافت کو منہدم کرنے میں کامیاب ہو گئی۔اُس نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عربوں اور ترکوں میں سے چند غدّاروں کو استعمال کیا۔اس وقت کے بعد سے مسلمان کمزور اور تقسیم ہو کر رہ گئے۔اسلام کے ہر دشمن نے مسلمانوں کی سرزمین کو روندنا شروع کر دیا چاہے وہ طاقتور ریاستیں ہوں یا کمزور ریاستیں۔قرآن کی بے حرمتی کی گئی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔رسول اللہ ﷺ کی تضحیک کی گئی، پھر بھی ان کی رگوں میں ان کا خون نہ کھولا۔ان کے مقدسات اور عزتوں کو پامال کیا گیا لیکن پھر بھی ان کی افواج اپنی بیریکوں میں ہی دبک کر بیٹھی رہیں۔ حکمرانوں نے اپنی افواج کو متحرک نہ کیا سوائے جب اپنے ہی لوگوں کے خلاف ہو۔وہ کمزوروں کے سامنے شیر بنتے رہے لیکن دشمن کے سامنے بزدلی اور شکست خوردگی کی چادر اوڑھے رکھی یہاں تک کہ ہم اس حال میں پہنچ گئے جہاں ہم آج ہیں!

اے مسلمانو۔۔۔اور بالخصوص اے اہلِ قوت!

مسلم امت کے امور اس وقت تک درست نہیں ہوں گے جب تک وہ معاملہ نہ کیا جائے جس سے پہلے مسلمانوں کے امور درست ہوئے تھے اور وہ ہے، خلافتِ راشدہ کے ذریعے اسلام پر مبنی حکومت، العقاب کے سائے میں جو کہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا تھا۔اور یہ اسی طریقہ کو اپنانے سے ہوگا جس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی رسالت کا کام سرانجام دیا تھا۔اور وہ طریقہ یہ ہے کہ اسلامی اساس پر ایک جماعت تشکیل دینا جس کا کام امت سے تفاعل کرنا اور امت میں سے اہلِ قوت سے نصرہ طلب کرنا ہو اور اس طریقہ پر ثابت قدمی سے چلتے رہنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی نصر دے دے اور یہ جماعت اسلام پر مبنی حکومت اور ریاست قائم کر دے۔اُس وقت ہمارے امور اس درستگی پر پہنچیں گے جیسا کہ اِن کو ہونا چاہیے اور صرف اسی طریقے سے امت زوال سے عروج کی طرف گامزن ہو گی اور اپنی پچھلی روش پر واپس آجائے گی یعنی خلافت راشدہ کے ذریعے اندرونی طور پر اسلام کا نفاذ اور دعوت وجہاد کے ذریعے اسلام کو پوری دنیا تک پہنچانا، یہاں تک کے اللہ العزیز الحکیم اپنی نصر سے نواز دے ﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ "یقیناًہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد دنیا کی زندگی میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے "(الغافر: 51)

خلافت کے لئے کام کرنا صرف اس لئے ضروری نہیں ہے کہ حقیقت کے تجزیہ سے نجات اور کامیابی کا واحد رستہ یہی ہے، بلکہ سب وجوہات سے بڑھ کر، یہ اس لیے ضروری ہے کیونکہ یہ ایک عظیم فرض ہے،ام الفرائض اور تاج الفروض ہے، جس کے ذریعے شریعت نافذ ہوتی ہے اور حدود قائم ہوتی ہیں،اور جس کے بغیر نہ شریعت ہی ہو گی اور نہ ہی حدود قائم کرنا ممکن ہے اور **جس عمل کو کئے بغیر ایک فرض پورا نہ ہو سکتا ہو، وہ عمل بذاتِ خود فرض ہو جاتا ہے**۔ خلافت کا قیام اور خلیفہ کا تقرر عظیم فرائض ہیں۔اور استطاعت رکھنے کے باوجود، ان فرائض کو پورا کرنے کے لئے عمل نہ کرنا شدید گناہ کا باعث بنتا ہے اور ایسے میں موت کو جاہلیت کی موت سے تشبیہ دی گئی ہے جس سے اس گناہ کی شدت کا اندازہ

لگایا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «... وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً» "اور جو کوئی اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں خلیفہ وقت کی بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا" (مسلم)۔ بے شک خلافت کا قیام اور خلیفہ کا تقرر عظیم فرائض ہیں۔ اسی وجہ سے مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی تجہیز و تدفین سے پہلے ان فرائض کو پورا کیا اس کے باوجود کہ وہ تدفین کے فرض کی اہمیت کو سمجھتے تھے۔ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی خلیفہ کی تقرری کے فرض کو رسول اللہ ﷺ کی تجہیز و تکفین کے فرض پر، جو کہ بذاتِ خود ایک اہم فرض تھا، فوقیت دینے کے عمل سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مزید برآں، یہ خلافت ہی ہے جو امام، یعنی خلیفہ، کی قیادت میں نئے علاقے فتح کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «... وَإِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ...» "اور بے شک امام ڈھال ہے جس کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے اور اپنا تحفظ کیا جاتا ہے" (مسلم)۔ خلافت اور خلیفہ مسلمانوں کی ڈھال اور محافظ ہیں اور اللہ کی اذن سے، جو محفوظ ہوتا ہے آخر کار وہی کامیاب ہوتا ہے۔ اُس سے اُس کے حقوق اور زمین چھینی نہیں جاسکتی۔ اُس کے دشمن اُس کے قریب آنے کی جراءت نہیں کرتے۔ خلافت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ کہاں ہیں آج بازنطینی شہنشاہ اور اُن کے عصاءِ شاہی؟ مدائن اور کسریٰ کہاں ہیں؟ بحر الکاہل سے بحرِ اوقیانوس تک کی سرزمین کو کس نے تکبیر کے نعروں کی گونج سے بھر دیا تھا سوائے اسلام کی ریاست، اس کے سپاہیوں اور اس ریاست کے عدل کے؟ اگر خلافت کو ان سمندروں سے آگے، مشرق یا مغرب میں، کسی زمین کے بارے میں علم ہوتا تو وہ ان علاقوں تک بھی اللہ الرحمٰن الرحیم العزیز الحکیم کی دعوت پہنچانے کی ذمہ داری اٹھالیتی۔

اے مسلمانو۔۔۔اور بالخصوص اے اہلِ قوت!

ہم نے ماضی میں دو دفعہ آپ کو پکارا تھا:

- پہلی دفعہ، تقریباً پچاس سال پہلے، 20 ربیع الثانی 1385ھ بمطابق 17 اگست 1969ء کے دن۔ اُس پکار کا مقصد، یہ خطرے کی گھنٹی بجانا تھا کہ اسلامی افکار اور احکامات کے متزلزل ہونے کے نتیجے میں، مسلمانوں پر اس کے واضح اور صریح اثرات دیکھے جاسکتے تھے۔ اور حزب وہ قائد ہے جو اپنے لوگوں کو گمراہ نہیں کرتی، چنانچہ حزب نے اسلام کے افکار اور احکامات پر مسلمانوں کا اعتماد بحال کرنے کے لئے حتی الوسعیٰ جدوجہد کی اور الحمدُللہ رب العالمین، حزب نمایاں طور پر اس جدوجہد میں کامیاب رہی۔
- دوسری دفعہ، تقریباً دس سال پہلے، 28 رجب 1426ھ بمطابق 2 ستمبر 2005ء کے دن۔ یہ پکار ایک انتہائی گرم سیاسی ماحول میں دی گئی تھی۔ مغرب، امریکہ کی قیادت میں، یہ دیکھ چکا تھا کہ حزب اور دوسرے مخلص مسلمانوں نے اسلام پر سے مسلمانوں کا اعتماد متزلزل کرنے کی مغربی کوششوں کے سامنے کامیابی سے مزاحمت کی اور وہ یہ بھی دیکھ رہا تھا کہ اب مسلمان خلافت کے قیام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جب مغرب نے یہ دیکھا تو اس نے حزب پر حملے بڑھادئے، کبھی تو براہِ راست اور کبھی اپنے ایجنٹوں کے ذریعے۔ اور وہ تب تک عراق اور افغانستان میں جنگیں بھی شروع کرچکا تھا جنہیں وہ خود صلیبی جنگوں کا نام دے چکا تھا اور ان جنگوں کی وجہ اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی تھی۔ چنانچہ ہماری دوسری پکار، مغرب کی، امریکہ کی قیادت میں، خلافت، اور بالخصوص خلافت کے داعیوں اور بالعموم تمام مسلمانوں سے دشمنی کو واضح کرنے کے لئے تھی۔ اس پکار میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ اسلام کے دشمن مسلمانوں کو خلافت کے لئے کام کرنے سے روکنا چاہتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ مسلمان مغرب کو ہرانے کی اہلیت رکھتے ہیں اگر وہ اسلام کے احکامات کی پابندی کریں اور دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلص ہوں اور اللہ القوی العزیز کی طرف لوٹ جائیں۔
- اور اب، جب خلافت مسلمانوں کی اکثریت کی رائے عامہ بن چکی ہے، ہم آپکی طرف یہ قبل الآخر پکار بھیج رہے ہیں۔۔۔

اب اس کے علاوہ کچھ نہیں رہا کہ اللہ کے حکم سے انصارِ مدینہ کی طرح کوئی انصار سامنے آجائیں اور سعد رضی اللہ عنہ کی طرح کا کوئی سعد سامنے آجائے۔۔۔ وہ لوگ جو خلافت کے لئے کام کرنے والوں کو نصرۃ دیتے ہوئے اپنے دین کی مدد کریں۔۔۔ اور حزب التحریر کی مدد کریں جو دوسری خلافتِ راشدہ کا قیام عمل میں لے کر آئے، وہ خلافت، جو نبوۃ کے نقشِ قدم پر موجودہ ظلم و جبر کے دور کے بعد قائم ہونی ہے اور جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

﴿لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ " تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا "(النور:55)۔اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بشارت دی ہے۔«... ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ» "پھر جبر کی حکومت قائم ہو گی، تو جب تک اللہ چاہے گا وہ قائم رہے گی، پھر اللہ اسے اٹھالے گا(ختم کر دے گا) جب اٹھانا چاہے گا، پھر نبوۃ کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہو گی "(احمد)۔

– **یہ قبل الآخر پکار ہے،** جس میں ہم آپ سے مخاطب ہیں کیونکہ ہم آپ کے لئے بھلائی کے خواستگار ہیں۔اس پکار پر لبیک کرنے میں جلدی کروائے مسلمانو! اس پکار کی طرف لپکنے میں جلدی کروائے اہلِ قوت! اس دعوت کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور نصرۃ دو۔ جلد حزب کے ساتھ خلافت کو قائم کرنے کے عمل میں شامل ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ صرف خلافت کو قائم ہوتے ہوئے دیکھتے ہی رہ جائیں اور یاد رکھیں کہ آج حزب کی صفوں میں شامل ہونے کا اجر و ثواب ویسا نہیں جیسا اجر و ثواب آپکو کل ملے گا اگرچہ ثواب دونوں میں ہے۔﴿ لا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُوْلَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلاًّ وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴾"تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں، بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے۔ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبر دار ہے "(الحدید: 10)

–**یہ قبل الآخر پکار ہے،** جس میں ہم آپ سے مخاطب ہیں کہ آپ کسی سے خوفزدہ نہ ہوں سوائے اللہ العزیز الجبّار کے۔یہ ہرگز نہ کہیں کہ "اگر ہم نے آپ کی مدد کی تو امریکہ اور مغرب ہمارے خلاف ہو جائے گا"، کیونکہ جو کوئی بھی اللہ کی خاطر ایمان لائے گا اور مدد و نصرۃ فراہم کرے گا، اُس کے سامنے دشمن لڑکھڑا جائے گا اور اس کی طاقت ڈھیر ہو جائے گی۔اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے،﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ "ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے "(روم: 47)

–**یہ قبل الآخر پکار ہے،** جس میں ہم آپ سے مخاطب ہیں اور آپکو آپکی اصل طاقت اور آپکے دشمنوں کی کمزوری کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔آپ مسلمان ہیں، آپ کا ایمان ہے کہ اللہ آپ کا رب ہے، اسلام آپ کا دین ہے اور رسول اللہ ﷺ آپ کے نبی ہیں۔آپ اپنے رب کی وجہ سے طاقت ور ہیں،﴿لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾"کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے "(الکھف:39)اور آپ اپنے دین کی بدولت عزت دار ہیں۔ ﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ﴾ "سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان داروں کے لیے ہے "(المنافقون:8)آپ خلفاءِ راشدین، اور اندلس کو فتح کرنے والے اور اس میں اسلامی تہذیب کو قائم کرنے والوں کی اولاد ہیں۔ آپ معتصم کی اولاد ہیں جس نے ایک عورت کو تحفظ دینے کے لئے فاتح فوج کی قیادت کی جب اس عورت نے ایک رومی کے ظلم سے تنگ آکر پکارا "وامعتصما!"۔آپ ہارون الرشید کی اولاد ہیں جس نے رومی بادشاہ کے معاہدہ توڑنے پر جواباً ایک فوج روانہ کی تاکہ رومی بادشاہ ان کے تحریری جواب نامے سے پہلے مسلم فوج کا سامنا کرے۔ آپ اولاد ہیں صلاح الدین کی، جس نے صلیبیوں کو مغلوب کیا، قطز اور بیبرس کی، جنہوں نے تاتاریوں کو مغلوب کیا، محمد الفاتح کی، وہ نوجوان جسے اللہ تعالیٰ نے قسطنطنیہ کو فتح کرنے کا شرف بخشا ، جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، «... فَلَنِعْمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا، وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذَلِكَ الْجَيْشُ»"۔۔اور کیا ہی عمدہ امیر اسکا امیر ہو گا اور کیا ہی عمدہ فوج وہ فوج ہو گی "آپ خلیفہ سلیمان القانونی کی اولاد ہیں جن سے فرانس نے اپنے قید ہوئے بادشاہ کو چھڑوانے کے لئے التجا کی تھی اور خلیفہ سلیم سوئم کی، جن کے دور میں امریکہ اُن کے الجیریا کے گورنر کو سالانہ ٹیکس ادا کیا کرتا تھا تاکہ امریکی بحری جہازوں کو بحیرہ روم سے بحفاظت گزرنے کی اجازت مل سکے۔آپ خلیفہ عبدالحمید کی اولاد ہیں جنہیں یہودیوں کی طرف سے لاکھوں سونے کے سکوں کی پیشکش دھوکے میں نہ ڈال سکی اور یہودیوں کو فلسطین کی مقدس زمین پر آباد ہونے کی اجازت دینے کے لئے شدید عالمی دباؤ بھی جھکانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔انہوں نے جواب میں جو الفاظ کہے وہ آج بھی مشہور ہیں "یہودی اپنے لاکھوں اپنے پاس رکھیں۔اگر خلافت کبھی منہدم ہو گئی تو وہ بغیر کوئی قیمت دیے فلسطین لے لیں گے۔ لیکن جب تک میں زندہ ہوں، میں اپنے جسم میں تلوار پیوست کروالینا پسند کروں گا بجائے اسکے کہ میں فلسطین کی سرزمین کو خلافت سے کٹتے اور علیحدہ ہوتے ہوئے دیکھوں "اللہ ان پر اپنی رحمت کرے، یقیناً وہ ایک بعید النظر شخص تھے کیونکہ خلافت کے انہدام کے بعد بالکل یہی ہوا۔ایجنٹ حکمرانوں نے فلسطین کھو دیا اور یہودیوں کے حوالے کر دیا بلکہ یہودیوں کے لئے ان کی ریاست کی چوکیداری شروع کر دی۔ جب انیسویں صدی کے اواخر میں برطانیہ کہ کسی شہری نے اسلام

کی تضحیک پر مبنی اشاعت کی، تو خلیفہ نے برطانیہ کو، جو اس وقت کی سپر پاور تھا، سرکاری طور پر خلافت کے لندن میں موجود سفار تخانے میں معافی نامہ جمع کروانے پر مجبور کر دیا۔ جبکہ آج، کافر مغرب اور یہودی، کھلم کھلا، دھڑلے سے، قرآنِ پاک، جو کہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں، کی تضحیک کرتے ہیں۔ آج دُور دُور تک کسی معافی کا کوئی نام و نشان بھی نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کے لئے آج وہ خلیفہ موجود نہیں ہے جو قرآن کو اپنے آئین کے طور پر لے اور جو ایسے کفار کے خلاف ریاستی سطح پر متحرک ہو جو قرآنِ پاک کی ذرا سی بھی تضحیک کریں۔

یہ تھی خلافت اور یہ تھے وہ مسلمان جو اس کے سائے تلے رہتے تھے۔ یہ تمہارے آباؤ اجداد ہیں اے مسلمانو، اور یہ ان کے اعمال ہیں۔ تم انہی کی اولاد ہو تو اس حق کی طرف قدم بڑھاؤ جس حق پر وہ قائم تھے تاکہ تم وہی عزت حاصل کر سکو جو اُن کو حاصل تھی۔

-**یہ قبل الآخر پکار ہے**، جس میں ہم اس بات پر زور ڈالتے ہیں جس کا تذکرہ ہم پہلے بھی کر چکے ہیں کے اللہ کے حکم سے آپ اپنے دشمنوں کو شکست دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ کافر استعماری ریاستیں نظر آنے میں مضبوط ہیں لیکن حقیقت میں کمزور ہیں۔ ان کے پاس جدید اسلحہ ہے لیکن مرد نہیں ۔ بغیر مضبوط لوگوں کے جدید اسلحہ کمزور اثر رکھتا ہے جب سامنے والا دستہ مومنین کا ہراول دستہ ہو جو کہ شاید اسلحے میں تو کمتر ہوں لیکن لڑنے میں کہیں زیادہ قوی اور شدید۔ خلافت نے جو جنگیں لڑیں وہ اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ صرف مادی اسلحے میں برتری مسلمانوں سے جنگ لڑنے کے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ مسلمان ایک سچا اور زندہ عقیدہ رکھتے ہیں جو انہیں لڑنے کی ایسی صلاحیت دیتا ہے جس کا ادراک کرنا ان جابر حکومتوں کے لئے ممکن نہیں جو کہ امریکہ کی قیادت میں مسلمانوں سے نبرد آزما ہیں۔ بہر حال، یہ خود اپنی آنکھوں سے اس سچ کا مشاہدہ کر لیں گے جب اللہ کے اذن سے خلافت کا سورج طلوع ہو گا اور خلافت ایک کے بعد ایک کامیابی حاصل کرے گی اور ان ظالموں کو پیچھے کی طرف دھکیل دے گی یہاں تک کہ ان کے پاس کوئی زمین نہ بچے گی۔ ﴿ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴾ "یقیناً تم اس کی حقیقت کو کچھ ہی وقت کے بعد (صحیح طور پر) جان لو گے "(ص:88)

-**یہ قبل الآخر پکار ہے**، جس میں ہم آپ سے نصرۃ طلب کرتے ہیں تو اٹھیں اور ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جائیں جو آپ سے پہلے ہمیں نصرۃ دے چکے ہیں۔ ہم آپ کی طرف اپنے ہاتھ بڑھاتے ہیں تو آپ آگے بڑھیں اور ہمارے ہاتھوں کو تھام لیں اور ان بااثر شخصیات کے ساتھ شامل ہو جائیں جو پہلے سے ہی ہم سے نصرۃ دینے کا عہد کر چکی ہیں۔ کاروان چلنے کے لئے تیار ہے، قدم بڑھائیں اور ہمارے ساتھ اس سفر میں شامل ہو جائیں۔ ﴿وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا﴾ "تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ (ساعت) قریب ہی آن لگی ہو "(الاسراء: 51) ہم اپنی طرف، اللہ کی مدد و نصرت اور اس کے وعدے پر مطمئن ہیں۔

﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ*بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

"اس روز مسلمان شادمان ہوں گے۔ اللہ کی مدد سے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔ اصل غالب اور مہربان وہی ہے "(الروم:4-5)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الجمعة الأولى من شهر رمضان 1436هـ

حزب التحرير